

فقہ اسلامی اور پیشہ وکالت

پروفیسر محفوظ احمد

قبل از اسلام وکالت

وکالت اور اس کے تفصیلی احکام اگرچہ اسلام میں پہلی مرتبہ وضع کیے گئے لیکن بعض روایات سے یہ وضع ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل بھی وکالت کا تصور کسی نہ کسی صورت میں موجود تھا۔ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من استطاع منكم ان يكون مثل صاحب فرق الارز فليكن مثله (۱)

(تم میں سے جو شخص صاحب فرق الارز (ہاول چھانٹنے والا) جیسا ہو سکتا ہے اسے ہونا چاہیے۔ پوچھا گیا رسول اللہ یہ ہاول چھانٹنے والا کون ہے اس پر آپ نے حدیث غار (۲) کا ذکر کر کے فرمایا کہ ان میں سے ہر شخص نے غار کا منہ کھل جانے کے لیے کہا کہ اپنے اپنے نیک اعمال کا ذکر کرو اس پر تیسرے شخص نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک بار ہاول چھانٹنے کے لیے ایک مزدور اجرت پر رکھا جب شام ہو گئی تو میں نے اسے مزدوری دینا چاہی مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور وہ چلا گیا پھر میں نے اس سرے کو تجارت میں لگا دیا اور منافع سے گائیں اور ان کے چرانے والے خریدے پھر وہ کافی عرصہ بعد ملا اور مجھ سے کہا:

"اعطى حقى فقلت اذهب الى تلك البقر ورعاه ها فخذها فذهب"

میرا حق مجھے دو میں نے کہا یہ گائیں اور ان کے چرواہے لے جاؤ اس پر وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ اس روایت میں تجارت کے لیے جس وکیل کا ذکر ہے اگرچہ اس کا تقرر باقاعدہ نہیں ہوا البتہ صاحب فرق الارز یعنی ہاول چھانٹنے والے نے بطور وکیل ہی اس سے تجارتی فوائد حاصل کیے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مزدور کی واپسی پر اس نے تمام مال اس کے سپرد کر دیا۔

ایک اور روایت جس میں وکالت کا ذکر ملتا ہے یہ ہے۔ ۲۳۸ھ کے اواخر میں جب بت پرست بادشاہ دقیانوس روم کے تحت پر مشتمل ہوا تو اس نے ایک قانون کے ذریعہ مسیحی دین پر پابندی لگا دی اور لوگوں کو بتوں کی پرستش کے متعلق حکم دیا، ایک دفعہ دقیانوس (جسے رومی زبان میں ڈیسیس

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

(Decious) کہتے ہیں) کا گزراشیا کو چک کی بستی فیس (Ephesus) پر ہوا یہ وہ جگہ ہے جہاں ڈانٹا دیوی کا مندر تھا اور جس کی پوجا برہمنی دھوم دھام سے ہوتی تھی۔ یہاں جب دقیانوس نے عیسائیوں کی پکڑ دھکڑ شروع کی تو چند نوجوان جن کی تعداد تقریباً سات تھی اپنی دولت ایمان بچانے کے لیے وہاں سے چل نکلے اور قریب ہی ایک پہاڑ کی وسیع غار میں چھپ گئے اللہ تعالیٰ نے ان پر طویل نیند مسلط کر دی۔

تقریباً تین سو سال کے بعد ان کی آنکھیں کھلیں تو انہوں نے اپنے ایک ساتھی جس کا نام یلیخا (۳) بتایا جاتا ہے کو بستی کی طرف بھیجا تاکہ ان کے لیے کھانا خرید لائے۔ (۴)

اس واقعہ میں چھ نوجوانوں کا یلیخا کو کھانا خریدنے کے لیے بھیجنا وکالت شراہ ہی کی صورت

میں تھا۔ (۵)

قبل از اسلام وکالت کی ترویج کا ذکر کعبہ معظمہ کی تعمیر سے ہی ہوتا ہے۔ جب رسول اکرم ﷺ کی عمر مبارک پندرہ برس تھی اور خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت قریش کم کے مابین جر اسود کی تنصیب کے معاملہ میں معرکہ آرائی کی کیفیت پیدا ہونے لگی تو ابواسیہ بن مغیرہ مخزومی (۶) نے یہ رائے دی کہ کل صبح جو شخص اس مسجد کے باب بنی شیبہ (۷) سے حرم میں داخل ہو وہ ثالث قرار دیا جائے۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ دوسرے روز سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہونے والے رسول اکرم ﷺ ہی تھے۔ آپ کو دیکھ کر تمام سرداران قریش نے آپ کے فیصلے کو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی تو رسول اکرم ﷺ نے وکالت ہی کے تصور سے اس مسئلہ کا حل پیش کیا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ آپ نے جر اسود کو ایک چاروں میں ڈالنے کا حکم فرمایا اور تمام رؤساء قریش سے فرمایا کہ اسے چاروں کو نوں سے پکڑ کر اٹھائیں۔ جب جر اسود مقام تنصیب تک پہنچا تو آپ نے تمام زعماء قریش کی اجازت سے اپنے دست مبارک سے جر اسود کو اس کے مقام پر نصب فرمایا۔ (۸)

یہاں پر بھی نبی اکرم ﷺ نے قریش و رؤساء کعبہ کی وکالت یعنی نیابت اور نمائندگی کرتے ہوئے جر اسود کو اس کی جگہ پر نصب فرمایا جس سے نہ صرف ایک بہت بڑا خطرہ ٹل گیا بلکہ تمام قریشی سرداروں نے جر اسود کی تنصیب میں خود کو حصہ دار تصور کیا۔

مسری محقق محمد حسین بیگل حیات محمد میں قبل از اسلام وکالت بیع کے متعلق لکھتے ہیں۔

خویند کی دختر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا قریش کے بعض اشخاص کو وکیل تجارت کے طریق پر سوداگری کے لیے باہر کے ملکوں میں بھجواتیں۔ آپ نے رسول اکرم ﷺ کو بھی بطور وکیل تجارت شام کی طرف بھیجا۔ اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کے چچا ابوطالب اور حضرت خدیجہ کا غلام میسرہ تھا۔ اس سفر تجارت میں مالی منفعت اس قدر زیادہ ہوئی کہ بی بی خدیجہ کے ساتھ اور اس اسل۔ کے وکلاء تجارت

☆ اپریل ۲۰۰۳ء

صفر ۱۴۲۴ھ

(۲۹۹)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی

میں کسی نے اس قدر نفع نہیں کمایا۔ (۹)

ان روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے بھی وکالت کا تصور کسی نہ کسی صورت میں موجود تھا اور رسول اکرم ﷺ نے بطور وکیل تجارت خود بھی کام کیا۔

قرآن مجید اور وکالت

قرآن مجید اسلامی شریعت میں اول ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید کی جامعیت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ما فرطنا فی الكتاب من شیء" (۱۰)

ہم نے کتاب (قرآن مجید) میں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

"نزلنا علیک الكتاب تبیاناً لکل شئی" (۱۱)

ہم نے آپ پر وہ کتاب اتاری ہے جس میں ہر چیز کا تفصیلی بیان ہے۔

قرآن مجید کی اس جامعیت کے پیش نظر مفسرین کرام نے متعدد آیات مقدسہ سے وکالت کی مشروعیت کو ثابت کیا ہے۔

وہ آیات جو وکالت کی مشروعیت کے لیے پیش کی جاتی ہیں یہ ہیں۔

۱. وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا ان یرید

اصلاحاً یوفق اللہ بینہما ان اللہ کان علیہما خبیراً (۱۲)

اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان مخالفت کا خوف ہو تو ایک منصف یا وکیل مرد کے خاندان کی طرف سے اور دوسرا منصف یا وکیل عورت کے خاندان کی طرف سے مقرر کرو اگر وہ صلح کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان موافقت پیدا کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے اور خبر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں میاں بیوی کی جانب سے حکم مقرر کرنے کا جو ذکر ہے اس کے متعلق مفسرین کرام کے دو قول ہیں۔

ایک قول کے مطابق حکم مصلح (صلح کرنے والا) کے معنی میں ہے۔ (۱۳)

دوسرے قول کے مطابق حکم کا معنی وکیل ہے۔

امام ابو بکر حصص (م ۷۰ھ) نے اس آیت کی تفسیر میں حکم کا معنی وکیل کیا ہے۔ (۱۴)

امام قرطبی (م ۶۷۱ھ) نے بھی

"حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا"

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۰﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

کا ترجمہ "دو وکیل کیا ہے" (۱۵)

امام سبکی نے بھی اس آیت کو وکالت کی مشروعیت کے ضمن میں پیش کیا ہے۔ (۱۶)

۲۔ دوسری آیت جس سے وکالت کی مشروعیت متی ہے یہ ہے۔

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً" (۱۷)

اے پیارے رسول کہہ دیجئے۔ بے شک میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اس آیت کے ضمن میں علامہ ابو بکر محمد بن ابن العربی (م ۵۴۳ھ) نے لکھا۔

"انہا نیابة عن اللہ تعالیٰ ووكالة فی تبلیغ رسالته"

اس آیت سے نیابت الہی اور تبلیغ رسالت میں وکالت کا اثبات ہوتا ہے۔

۳۔ وکالت کی مشروعیت کے لیے تیسری آیت یہ پیش کی جاتی ہے۔

"انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا والمولفة قلوبہم و فی

الرحاب و الغارمین و فی سبیل اللہ و ابن السبیل فریضة من اللہ . واللہ علیم

حکیم" (۱۹)

(ترجمہ) بے شک صدقات (زکوٰۃ) غریبوں، محتاجوں، صدقات پر متعین کارکنوں، نو مسلموں کی دلجوئی،

غلاموں کو آزاد کرنے، قرضداروں کے قرضہ، فی سبیل اللہ (جہاد و رفاہ عامہ کے کام) اور مسافروں کے لیے

ہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔

ان مصارف زکوٰۃ میں سے عالمین بطور نائب اور وکیل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس آیت

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر وحیدہ الزحلی نے لکھا ہے۔

"الذین یبعثہم الامام لتحصیل الزکاة بالتوکیل علی ذلک" (۲۰) .

وہ لوگ جنہیں حاکم وقت وصولی زکوٰۃ کے لیے بھیجتا ہے وہ وکالت زکوٰۃ وصول کرتے ہیں کیونکہ وہ

خود زکوٰۃ لینے کے مستحق نہیں ہوتے۔

ابن قدامہ نے بھی اس آیت کو وکالت کی مشروعیت کے ضمن میں پیش کیا ہے۔ (۲۱)

۴۔ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قول نقل فرمایا ہے۔

"قال اجعلنی علی خزائن الارض انی خفیط علیم" (۲۲)

(ترجمہ) آپ نے کہا کہ مجھے ملکی خزانوں پر مامور کر دو میں ان کی حفاظت کروں گا اور بے شک میں

علم بھی رکھتا ہوں۔

علامہ محمد بن علی شوکانی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے وکالت کے جواز پر استدلال کیا جاتا

علی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۳۱) صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء
ہے۔ (۲۳)

فقہ السنہ میں ہے کہ اس آیت سے وکالت کا جواز ملتا ہے۔ (۲۳)

۵۔ اسی سورت میں دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان فرمایا ہے۔
"اذھبوا بقمیصی هذا فالقوه علی وجه ابی یات بصیرا واتونی باھلکم
اجمعین" (۲۵)

(ترجمہ) آپ نے فرمایا تم میری قمیض لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو اس سے
ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور باقی تمام گھروالوں کو بھی میرے پاس لے آؤ۔
اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنی قمیض دے کر اپنے بھائیوں کو اپنے والد گرامی
کے پاس بھیجنا بھی وکالت کے جواز کو پیش کرتا ہے۔ اسی لیے علامہ ابوبکر ابن العربی اور ڈاکٹر وحید
الزحلی نے اس آیت کو بھی جواز وکالت کی دلیل ٹھہرایا ہے اور اس ضمن میں متعدد دیگر مسائل وکالت
بیان کیے ہیں۔ (۲۶)

۶۔ چھٹی آیت جسے تمام فقہاء نے جواز وکالت کے لیے اساس قرار دیا ہے یہ ہے۔

"قالوا ریکم اعلم بما لبستم فابعثوا احدکم بورقکم هذه الی المدینة فلینظر ایھا
اذکی طعاما فالیاء تکم برزق منه ولیتلطف ولا یشرعن بکم احدا" (۲۷)

(ترجمہ) انہوں نے کہا یہ تمہارے رب کو ہی خبر ہے کہ تم کس قدر (اس حالت میں) رہے ہو اب
ان میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ شخص تحقیق کرے کہ کون سا کھانا حلال ہے
اس میں تمہارے لیے کچھ کھانا لے آئے اور تمام کام خوش تدبیری سے کرے اور کسی ایک کو تمہاری
خبر نہ ہونے دے۔

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اصحاب کھفت نے اپنا ایک وکیل مختار کھانے کی خریداری کے
لیے بھیجا جسے تمام ساتوں کی طرف سے ان کی رقم سے کھانا خرید کر لانے کا کام سونپنا گیا۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابوبکر محمد بن ابن العربی فرماتے ہیں۔

"جواز التوکیل ذی العذر" (۲۸)

اس آیت سے عذر کے ساتھ کے ساتھ توکیل کا جواز ملتا ہے۔

علامہ ابوبکر جصاص فرماتے ہیں۔

"فی هذه الایة دلالة علی جواز الوکالة بالشری لان الذی بعثوا به کان وکیلا

لهم" (۲۹)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۲﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

یہ آیت وکالت بیع کے جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اصحاب کھف نے اپنے ساتھی کو بطور وکیل ہی خریداری کے لیے شہر بھیجا تھا۔

ڈاکٹر و عبد الرحیمی نے بھی لکھا ہے۔

"هذه الآية على مشروعية الوكالة (۳۰)"

اس آیت سے وکالت کی مشروعیت اور جواز کا اثبات ہوتا ہے۔

۷۔ ساتویں آیت جس سے فقہاء کرام وکالت کا جواز پیش کرتے ہیں یہ ہے

"قل يتوفكم ملك الموت الذي وكل بكم ثم الى ربكم ترجعون"

(۳۱)

(ترجمہ) کہہ دیجئے ملک الموت تمہیں فوت کرے گا جو تمہارے لیے مقرر کیا گیا۔ پھر تمہیں اپنے

رب کی طرف لوٹنا ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ قرطبی نے لکھا ہے۔

"استدل بهذه الآية بعض العلماء على جواز الوكالة من قوله وكل بكم" (۳۲)

"وكل بكم" کے الفاظ سے بعض علماء جواز وکالت کا استدلال پیش کرتے ہیں۔

۸۔ آٹھویں آیت جس کے مضموم مخالف سے وکالت کا جواز پیش کیا جاتا ہے یہ ہے۔

"ولا تكن للخائنين خصيما" (۳۳)

(ترجمہ) خیانت کرنے والوں کی طرف سے نہ جھگڑیے۔

جسٹن تنزیل الرحمن نے اس آیت کا مضموم مخالف لیتے ہوئے لکھا ہے کہ دیاندار اور سچے لوگوں کی

وکالت کی ممانعت نہیں ہے۔ لہذا وکالت فرما کر ناجائز نہیں بلکہ کسی مدد نیک مظلوم کی اعانت و امداد

ہے۔ (۳۴)

۹. "ولا تجادل عن الدين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خوانا اثيما.

يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم اذ يبيتون مالا يرضى من

القول وكان الله بما يعملون محيطا. هانتم هولاء جادلتم عنهم في الحياة الدنيا فمن

يجادل الله عنهم يوم القيمة ام من يكون عليهم وكيلا. (۳۵)

اور آپ ان لوگوں کی طرف سے کوئی جوابدہی کی بات نہ کیجئے جو اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں بے

شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے اور بڑا گناہ کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔ جن لوگوں کی یہ

کیفیت ہے کہ آدمیوں سے تو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں فرماتے حالانکہ وہ اس وقت ان کے

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۳﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

پاس ہے جب کہ وہ اللہ کی مرضی کے خلاف گفتگو کے متعلق تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کے اعمال کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ ہاں تم ایسے ہو کہ تم نے دینی زندگی میں تو ان کی طرف سے جواب دہی کی باتیں کر لیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے روبرو قیامت کے روز ان کی طرف سے کون جواب دہی کرے گا یا ان کا کام بنانے والا کون ہوگا۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

فی هذا دليل على ان الثیابة على المبطل والمتهم فى الخصومة لا تجوز فلا يجوز لاحد ان يخاصم عن احدا لا بعد ان يعلم انه محق (۳۶)

ان آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وکالت باطل اور جھوٹ سے مستمم معاملات میں جائز نہیں اور کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے فریق کی طرف سے وکالت کرے لیکن پہلے یہ یقین کر لے کہ وہ حق پر ہے۔

یہ وہ آیات ہیں جن سے فقہاء کرام نے وکالت کا جواز اصولی کی مختصر حدود کو متعین کیا ہے۔

احادیث نبوی اور وکالت

قرآن مجید کے علاوہ بہت سی احادیث میں بھی وکالت کا اثبات اور جواز ملنے کے علاوہ وکیل اور وکالت کا تصور بھی ملتا ہے۔ اسی بناء پر بعض محدثین نے اپنے مجموعہ حدیث میں کتاب الوکالة کے تحت کئی احادیث نقل کی ہیں۔

امام بخاری (م ۲۵۶ھ) نے الجامع الصغیر میں کتاب الوکالة کے تحت سولہ ابواب میں چھبیس احادیث روایت کی ہیں (۳۷)

امام ابو داؤد (م ۲۷۵ھ) نے اپنی سنن میں باب فی الوکالة کے تحت ایک حدیث (حدیث عروہ بن جعد) نقل کی ہے (۳۸)

امام دارقطنی (م ۳۸۵ھ) نے اپنی سنن میں باب الوکالة کے تحت ایک حدیث (حدیث جابر بن عبد اللہ) نقل کی ہے۔ (۳۹)

امام بیہقی (م ۳۵۸ھ) نے السنن الکبریٰ میں کتاب الوکالة کے ضمن میں پانچ ابواب قائم کر کے تیرہ احادیث روایت کی ہیں (۴۰)

امام حسین بن مسعود بغوی (م ۵۱۶ھ) نے شرح السنہ میں باب التوکیل کے تحت ایک حدیث (حدیث عروہ) بیان کی ہے (۴۱)

امام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) نے المنتقى الأخبار میں کتاب الوکالة کے تحت پندرہ احادیث روایت

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۳۲) صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۱۰۰۳ء
کی ہیں (۳۲)

مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی (م ۱۳۲۹ھ) نے اعلاء السنن کے کتاب الوکالة میں پندرہ ابواب قائم کئے ہیں اور ان میں بیستیس احادیث و آثار نقل کی ہیں (۳۳)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب الوکالة کے تحت درج ذیل سولہ ابواب قائم کیے ہیں۔
۱. "وکالة الشریک الشریک فی القسامة وغیرھا"

(ایک حصہ دار کی دوسرے حصہ دار کی طرف سے تقسیم وغیرہ میں وکالت۔)

۲. "اذا وکل المسلم حربیا فی دار الحرب اودار الاسلام جاز"

(اگر کوئی مسلمان دار الحرب یا دار الاسلام میں کسی حربی کافر کو اپنا وکیل بنادے تو جائز ہے)

۳. "اذا ابصر الراعی او الوکیل شاة تموت او شینا یفسد ذبیح او اصلح مایخاف علیہ الفساد"

(اگر چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتے ہوئے یا کسی شے کو خراب ہوتے ہوئے دیکھے تو وہ بکری کو ذبح کر دے یا اس شے کی اصلاح کر دے۔)

۵. "وکالة الشاهد والغائب جائزہ"

(حاضر اور غائب شخص کی وکالت جائز ہے)

۶. "الوکالة فی قضاء الديون"

(قرضہات کی وصولی میں وکالت)

۷. "اذا وهب شینا الوکیل او شفیع قوم جاز"

(اگر کوئی شے کسی قوم کے وکیل یا سفارشی (شفیع) کو دے دی جائے تو جائز ہے)

۸. "اذا وکل رجل ان یعطی شینا ولم یبیین کم یعطی فاعطی ما یتعارفه الناس"

(اگر کوئی شخص کسی کو کچھ دینے کیلئے وکیل بنائے اور یہ بیان کرے کہ وہ کتنا دے پھر وہ لوگوں کے مابین متعارف مقدار میں دے دے)

۹. "وکالة المرأة الامام فی النکاح"

(کسی عورت کے نکاح کے معاملے میں امام کی وکالت)

۱۰. "اذا وکل رجلا فترک الوکیل شینا فاجازہ الموکل فهو جائز و ان اقرضه"

الی اجل مسمى جاز"

(اگر کوئی شخص کسی کو اپنا وکیل بنائے اور وکیل کوئی شے چھوڑے پھر موکل اس کی اجازت دے دے)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۵﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

تو جائز ہے اگر اس نے ایک وقت مقرر تک کسی کو قرضہ دیا تو وہ بھی جائز ہے)

۱۱. "اذاباع الوکیل شیاء فاسدا فی بیعة مردود"

(اگر وکیل کسی شے کو فاسد طریقے سے فروخت کر دے تو اس کی بیع رد کر دی جاتی ہے)

۱۲. "الوکالة فی الوقف ونفقته وان یعلم صدیقہ والہ ویاکل بالمعروف"

(وقف اور اس کے نفقہ میں وکالت اور یہ کہ وہ اپنے دوست کو بھی کھلائے۔ اور خود بھی "معروف" طریقے پر کھائے)

۱۳. "الوکالة فی الحدود"

(حدود شرع میں وکالت)

۱۴. "الوکالة فی البدن وتعاہدہا"

(قربانی کے اونٹ اور اس کے معاملے میں وکالت)

۱۵. "اذا قال الرجل لوکیلہ ضعه حیث اراک اللہ قال الوکیل قد سمعت ما قلت"

(جب کوئی شخص اپنے وکیل سے کہے۔ اس کو وہاں خرچ کر، جہاں تو مناسب سمجھے اور وکیل کہے

کہ میں نے تمہاری بات سن لی)

۱۶. "وکالة الامین فی الخزانة ونحوہا" (۴۴)

(خزانہ وغیرہ میں کسی امانت دار شخص کی وکالت)

بہر حال حضور اکرم ﷺ کی متعدد ایسی احادیث ہیں جنہیں وکالت کی مشروعیت کیلئے

بطور رحمت پیش کیا جاتا ہے۔ چند احادیث جن سے قضا، کرام نے جواز وکالت کا استدلال لیا ہے یہ ہیں۔

۱۔ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہے کہ حضرت عروہ بن جعد الباریؓ کو حضور اکرم ﷺ نے ایک دینار دیا اور اس کے عوض قربانی کا ہانور (۳۵) خریدنے کا حکم دیا۔ انھوں نے اس دینار کے عوض دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا۔ اس کے بعد ایک بکری اور ایک دینار لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

"فدعاه رسول للصلی اللہ علیہ وسلم بالبرکة قال فکان لو اشترى التراب لریح

فیہ" (۴۶)

(یعنی آپ ﷺ نے ان کے لئے بیع میں برکت کی دعا دی اس کے بعد اگر وہ مٹی کو خریدتے تو

اس میں بھی انہیں نفع ملتا)

اس حدیث کے ضمن میں امام بغوی فرماتے ہیں:

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۶﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

یہ حدیث معاملات (یعنی خرید و فروخت) میں وکالت کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ (۳۷)
۴۔ دوسری حدیث حضرت حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے انہیں ایک
دینار سے قربانی کا جانور خریدنے کیلئے بھیجا۔ آپ نے ایک دینار کے عوض ایک جانور خرید اپھر اسے دو
دینار میں فروخت کر دیا۔ ان میں سے ایک دینار کے عوض قربانی کا اور جانور خرید ا۔ جب آپ ایک دینار
اور ایک جانور لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اس دینار کو صدقہ کر دیا اور
حکیم بن حزامؓ کے لئے خیر و برکت کی دعا دی۔ (۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا اور بغرض
اجازت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلام کے بعد میں نے عرض کیا کہ میں خیبر جانے
کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اذا اتيت وكيلى فخذ منه خمسة عشر وسقافان ابتغى منك اية فضع يدك ترقوته
(۳۹)"

(خیبر میں تم میرے وکیل سے ملو اور پندرہ وسق کھجوریں لیتے آنا اگر وہ تجھ سے نشانیا مانگے تو اس کے
حلق پر ہاتھ رکھ دینا۔)

۳۔ جو قسمی حدیث بھی اسی حدیث کی طرح ہے جسے حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابو ہریرہؓ نے
روایت کیا ہے۔ ایک شخص کو رسول اکرم ﷺ نے خیبر کا معاملہ مقرر کیا۔ ایک بار وہ آپ کے پاس
عمدہ قسم کی کھجوریں لے آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا:

"ا۔ کل تمر خیبرهنا؟ فقال انالناخذ الصاع بالصاعين" (۵۰)

(کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا کہ دوسری قسم کی دو صاع کھجوروں
کے بدلے اس قسم کی ایک صاع اور تین صاع کھجوروں کے بدلے اس قسم کی دو صاع خریدتے ہیں۔
آپ نے فرمایا ایسا تم کرو پہلے کھجوریں درہم کے عوض فروخت کرو پھر درہم سے جنیب کھجور خرید لو۔
ان احادیث سے خرید و فروخت میں وکالت کا جواز ملتا ہے۔

۵۔ پانچویں حدیث میں نفاذِ حد و وکالت کا ذکر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس
موجود تھے کہ آپ کے پاس دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یا رسول
اللہ ﷺ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ دوسرا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ۳۷۷ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء
نے کہا:

میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدور تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے صدقہ کی۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو دس لگیں گے اور ایک سال کیلئے شہر بدر کیا جائے گا اور اس کی عورت کو رجم کیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا۔ اسے شخص تیری لونڈی اور سو بکریاں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو سو لگیں گے اور سال بھر کیلئے شہر بدر ہوگا پھر آپ نے حضرت انیس بن صھاکؓ سے فرمایا:

"واغديا انيس على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها" (۵۱)
(اے انیس بن صھاکؓ تم صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ۔ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دیا)

چنانچہ انیسؓ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا جس پر عورت نے زنا کا اقرار کیا پھر حضرت انیسؓ نے اسے سنگسار کر دیا۔

اس حدیث کی تشریح میں علاء ظفر احمد عثمانی فرماتے ہیں:

"فيه الدلالة على جواز توكيل الامام في استيفاء الحدود" (۵۲)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حدود کے نفاذ میں امام کی وکالت جائز ہے۔

۶۔ توكيل في النكاح کے متعلق حضرت محمد ابن سعد (م ۲۸۹ھ) روایت نقل کرتے ہیں۔
حضور اکرم ﷺ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ سے نکاح کے سلسلے میں جو اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کر گئی تھیں لیکن ان کے خاوند کے مرتد ہونے کی وجہ سے ان سے الگ ہو چکی تھیں۔ حضرت عمرو بن امیہ الضمریؓ کو پیغام نکاح دے کر نجاشی کے دربار میں بھیجا اور انہیں اپنی جانب سے وکیل مقرر فرمایا۔ اسی طرح حضرت ام حبیبہؓ نے حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ کو نجاشی کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا۔

اس طرح یہ نکاح ۳۰۰ درہم حق مہر میں جانیس کے مختار وکلا کے ذریعہ طے پایا۔ چنانچہ نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو بلا کر رسم نکاح انجام دی اور حاضرین کو اپنی جانب سے کھانا کھلایا۔ (۵۳)

۷۔ سنن نسائی میں روایت ہے کہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر عبد بن الاسد (حضور ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے فرزند) کا انتقال ہوا تو عدت گزرنے کے بعد

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ۳۸ صفر ۱۴۲۳ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ایک آدمی آپ کے پاس پیغام نکاح دینے آیا تو میں نے آپ کے اس پیغام کو قبول نہ کیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ کی طرف سے حضرت عمر فاروقؓ نکاح کا پیغام دینے آئے تو میں نے ان سے کہا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں نیز میرے سر پرست بھی یہاں موجود نہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے میری ان باتوں کا ذکر حضور اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ نے فرمایا اے عمر پھر ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو!

آپ جو کہتی ہیں کہ میں ایک غیرت مند عورت ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ تمہاری جگہ باقی نہ رکھے۔ آپ جو کہتی ہیں کہ میں بچوں والی عورت ہوں تو عنقریب تو خود کفیل ہو جائے گی۔ تیسری بات یہ کہ آپ کا سر پرست یہاں موجود نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے سر پرست خواہ غائب ہوں یا موجود وہ اس بات کو برا نہیں مانیں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے یہ باتیں جا کر آپ کو بتائیں۔ آپ نے یہ سن کر اپنے بیٹے سے کہا:

”قم فزوج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فزوجہ“ (۵۴)

(اے عمرو آئیے اور میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیجئے پھر حضرت عمرو بن سلمہؓ نے اپنی والدہ کا نکاح حضور اکرم ﷺ سے کر دیا)

۸۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ سے نکاح کے لئے بھی رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابورافع اور انصار میں سے ایک آدمی کو اپنا وکیل مقرر کیا (۵۵)

۹۔ انعقاد نکاح ہی کی وکالت کے ضمن میں صحیح بخاری میں ایک روایت ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں اپنی ذات کو آپ کیلئے حبیہ کرتی ہوں۔ آپ جیسے چاہیں کریں تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”قد روجنکھا بمامنک من القرآن“ (۵۶)

(میں نے اس کا نکاح اس کے بدلے جو تیرے پاس کچھ قرآن ہے تو اس کو پڑھائے۔ تیرے ساتھ کر دیا) (۵۷)

یہ چاروں روایات نکاح میں وکیل بنانے کے جواز کو پیش کرتی ہیں۔

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے احکام کے نفاذ کیلئے بھی بعض صحابہ کرامؓ کو نیابت کے فرائض سونپے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔

”وکلتنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان“ (۵۸)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۹﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

(نبی ﷺ نے مجھے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی حفاظت پر وکیل بنایا)

۱۱- حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں:

"امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتصدق بجلال البدن التي نحوت
وبجلودها" (۵۹)

(رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ جن اونٹوں کی قربانی دی گئی ہو میں ان کے جمولوں (پالان) اور ان کی
کھالوں کا صدقہ کر دوں)

اس حدیث میں تقسیم صدقات کی وکالت کا ذکر موجود ہے۔

۱۲- حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکریاں دیں تاکہ میں انہیں
صحابہ میں تقسیم کر دوں تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا میں نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو
آپ ﷺ نے فرمایا:

"ضع به انت" یعنی اس کی تم قربانی کر لو۔ (۶۰)

اس حدیث کے ضمن میں علامہ شوکانی فرماتے ہیں

"فيه دليل على جواز التوكيل في قسمة الضحايا" (۶۱)

(اس حدیث میں قربانی کی تقسیم میں وکالت کا جواز ثابت ہوتا ہے)

۱۳- ادائیگی قرض میں وکالت کا جواز بھی حدیث سے ملتا ہے۔ صحیح بخاری میں ایک روایت ہے
جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ حضور اکرم ﷺ کے ذمہ قرض تھا۔ وہ شخص آپ ﷺ
سے وہ قرض مانگنے آیا تو آپ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا اس کو وہ اونٹ دے دو۔ صحابہ کرامؓ نے اس
عمر کا اونٹ تلاش کیا تو انہیں اس عمر سے زیادہ کا اونٹ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہی اسے دے دو
تو اس نے کہا مجھے پورا پورا دے دیا۔ اللہ آپ کو اجر دے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان خياركم احسنكم فضاء" (۶۲)

(تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے)

اس حدیث کے ضمن میں سید سابق نے امام قرطبی کا یہ قول نقل کیا ہے:

"فدل هذا الحديث مع صحته على جواز التوكيل الصحيح البدن فان النبي صلى
الله عليه وسلم امر اصحابه ان يعطوا عنه اسن التي كانت عليه فذلك التوكيل منه
لهم على ذلك و لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم مريضاً ولا مسافراً" (۶۳)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۲۰﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

یہ حدیث موکل کے صحت مند ہونے کے باوجود وکالت کا جواز پیش کرتی ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اتنی عمر کا اونٹ دینے کا حکم فرمایا جتنا آپ کے ذمہ تھا۔ صحابہ کا اپنا اونٹ دینا بطور وکالت تھا حالانکہ اس وقت آپ نہ بیمار تھے اور نہ ہی مسافر۔

۱۳- اواسی قرض میں توکیل سے متعلق ایک اور روایت ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کے بارے حضرت جابر سے فرمایا:

"بل بعنہ قد اخذتہ باریعة دنانیرولک ظہرہ الی المدینہ"

اس اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور میں نے اسے چار دینار میں خریدا تھا۔ تم مدینہ تک اس پر سواری کرو پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال:

"اقضہ وزادہ فاعطاه اریعة دنانیر وزاد قیراطا" (۶۴)

(ان کو اونٹ کی قیمت ادا کرو اور کچھ زیادہ قیمت دو۔ حضرت بلالؓ نے انہیں چار دینار اور ایک قیراط دیا) (۶۵)

۱۵- اواسی قرض کے علاوہ وصولی قرض میں وکالت بھی جائز ہے۔ اس ضمن میں حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"إذا اتتک اسلی فاعطهم ثلاثین درعا وثلاثین بعیرا او اقل من ذلک" (۶۶)

(جب تمہارے پاس میرے وکیل آئیں تو انہیں تیس زر میں اور تیس اونٹ یا اس سے کم دے دینا۔)

پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مانگی ہوئی چیز ادا کی جاتی ہے فرمایا! ہاں۔

۱۶- ایک روایت سے وکالت خصوصت کا جواز بھی ملتا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیلہ کذاب (۶۷) کی آمد کے قصہ میں آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیلہ کذاب کے پاس آئے اس وقت آپ کے ساتھ آپ کے خطیب ثابت بن قیس بن شماس (۶۸) تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھرمی تھی۔ آپ ﷺ سیلہ کے پاس آئے اور اس کے ساتھیوں میں کھڑے ہو کر اس سے فرمایا:

"لوسالنتی هذه القطعة ما اعطيتکھا وان تعدوا امراللہ فیک ولنس له برت لبعقرنک

اللہ وانس لاراک الذی اوت فیہ مارایت وهذا ثابت یحبیک عنی" (۶۹)

(اگر توجہ سے اس چھرمی کا بھی مطالعہ کرے تو میں یہ تجھے نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا تیرے بارے میں جو فیصلہ ہے تو ہرگز اس سے تمہارا نہیں کر سکتا اور اگر تو نے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ ضرور ہلاک کر دے گا اور

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۱﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

میں تجھے وہی بات بتاتا ہوں جو مجھے بتائی گئی ہے اور یہ ثابت ہیں جو میری طرف سے تجھے جواب دیں گے۔

اس روایت کے مطابق اس موقع پر آپ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو اپنا وکیل خصوصاً مقرر کیا۔

ان روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عہد نبویؐ میں زندگی کے مختلف شعبوں میں وکالت کا واضح تصور موجود تھا۔ نیز ان احادیث سے وکالت کے بنیادی قواعد و ضوابط پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

آثار صحابہ اور وکالت

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے علاوہ صحابہ کرامؓ کے متعدد ایسے آثار بھی ملتے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نہ صرف وکالت کے تصور سے آشنا تھے بلکہ اپنے بہت سے امور بھی اپنے وکلہ کے ذریعہ انجام دیتے۔ اس ضمن میں صحابہ کرامؓ کے چند آثار پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ان کے ناوند ابو عمرو بن حفص نے انیس تین طلاقیں دیں اور خود وہاں سے چلا گیا (۷۰) پھر اس نے اپنے ایک وکیل کے ذریعہ میری طرف کچھ جو بھجوائے مگر میں راضی نہ ہوئی۔ اس پر وکیں نے کہا واللہ ہم پر تیرا کوئی حق نہیں۔

”فخاصمة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اسكنى والنفقة فلم يجعل لي سكنى ولا نفقة“ (۷۱)

(پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں اس جھگڑے کو پیش کیا تو آپ ﷺ نے بھی میرے لئے کوئی نفقہ اور رہائش مقرر نہ کی۔ اس اثر سے وکیل برائے اوائے نفقہ کا تصور ملتا ہے۔

۲۔ حضرت معن بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد چند دینار بغرض خیرات لے کر گھر سے نکلے۔ انہوں نے وہ دینار مسجد میں ایک آدمی کو بطور وکیل دے دیے اور میں نے اس سے وہ دینار لے لیے۔ میں یہ دینار لے کر گھر آیا تو میرے والد نے کہا خدا کی قسم میں نے یہ دینار تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد یہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”لک مانویت یا یزید بولک ما اخذت يامعنى“ (۷۲)

(اے یزید تمہیں تمہاری نیت کا ثواب مل گیا اور اے معن جو تو نے مال لے لیا وہ تمہارے لئے حلال ہے)

امام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) نے اس اثر کو کتاب الوکالت میں اثبات وکالت کے ضمن میں نقل کیا

۳۔ نفاذ حدود میں وکالت کی مشروعیت اس اس اثر سے ملتی ہے۔

حضرت حصین بن منذر سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کے پاس موجود تھا کہ ولید (۷۴) کو لایا گیا۔ اس نے ایک روز صبح کی چار گھنٹیں پڑھادیں۔ نماز کے بعد اس نے کہا میں تمہارے لیے نماز زیادہ کرتا ہوں۔ پھر دو آدمیوں نے ولید کے خلاف گواہی دی۔

حران نے یہ گواہی دی کہ اس نے شراب پی ہے۔ جب کہ دوسرے شخص نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے تھے کر رہا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو شراب کی تے کیوں کرتا پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

اے علیؓ اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے کہا: "تم یا حسن فاجلہ" اے حسن اٹھو اور اس پر حد نافذ کرو۔ حضرت حسنؓ نے کہا سخت کام بھی اے سپرد کرو جے آپ آسان کام سونپتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کی اس بات پر غصے کا اظہار کیا پھر آپ نے اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے کہا:

"یا عبداللہ بن جعفر قم فاجلہ فجلہ وعلی یعد حتی بلغ اربعین فقال امسک" (۷۵)

(اے عبداللہ اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ پھر انہوں نے کوڑے لگائے اور حضرت علیؓ گنتے رہے۔ جب چالیس کوڑے پورے ہوئے تو آپ نے انہیں رکنے کو کہا)

علامہ شمس الدین سرخسی نے کتاب الوکالۃ میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک فریق کی رضامندی کے بغیر وکیل مقرر کیا جاسکتا ہے۔ (۷۶)

اس اثر سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وکیل بھی وکیل ثانی مقرر کر سکتا ہے۔

جس طرح حضور اکرم ﷺ نے حد زنا کے نفاذ کیلئے حضرت انیس ابن صہاکؓ کو وکیل بنایا اس طرح یہاں حضرت عثمانؓ نے حد زنا کے نفاذ کیلئے حضرت علیؓ کو وکیل مقرر کیا پھر حضرت علیؓ نے اپنے بھتیجے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کو وکیل ثانی مقرر کیا (۷۷)

۴۔ امام بیہقی (م ۳۵۸ھ) نے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ مقدمات میں بذات خود حاضر نہ ہوتے اور آپ فرماتے ہر مقدمہ ایک مصیبت ہے۔ (۷۸) جو شیطان پیش کرتا ہے پس آپ حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کو مقدمات کیلئے وکیل مقدمہ مقرر کرتے پھر جب بڑھاپے کی وجہ سے آپ نمیف و کمزور ہو گئے تو مجھے مقدمات کیلئے وکیل مقرر کرتے اور آپ فرماتے:

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ۴۳۳ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

”ماقضى لو كيلي فلي وماقضى على وكيلي فعلى“ (۷۹)

(جو فیصلہ میرے وکیل کے حق میں ہو گا وہ میرے لئے اور جو فیصلہ میرے وکیل کے خلاف ہو گا وہ میرے لئے ہے)

شیخ الاسلام تقی الدین ابوالحسن علی السبکی (م ۵۶۶ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حضرت عقیل (۸۰) کو حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے پاس اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ (۸۱) کو حضرت عثمان غنیؓ کے پاس اپنا وکیل مقرر کیا۔ آپ نے حضرت عبداللہ کے متعلق کہا:

”ماقضى له فلي وماقضى عليه فعلى“ (۸۲)

(جو فیصلہ اس کیلئے ہو گا وہی میرے لئے ہو گا اور جو فیصلہ اس کے خلاف ہو گا وہ میرے خلاف ہو گا) امام سبکی نے حضرت علیؑ کا یہ قول بھی نقل کیا:

”ان للخصومات قحما (قال ابو زيار الكلابي القحم المھالك) ولان الحاجة تدعو الى التوكيل في الخصومات لانه قد يكون له حق او يدعى عليه حق ولا يحسن الخصومة فيه او يكره ان يتولاها بنفسه فجاز ان يوكل فيه“ (۸۳)

(بے شک مقدمات میں بلاکت ہوتی ہے اور ضرورت کی بنا پر مقدمات میں وکیل بنایا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے حق میں حق دعویٰ کر دیا جاتا ہے اور مقدمات میں بہتری نہیں ہوتی اور وہ خود اس میں براہ راست شریک نہیں ہونا چاہتا۔ اس لئے جائز ہے کہ اس میں وکیل مقرر کیا جائے)

۵۔ حفاظت جائیداد سے متعلق صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے امیر بن خلف (۸۴) سے اپنے اور اس کے درمیان یہ معاہدہ لکھوایا کہ میری وہ جائیداد جو مکہ میں ہے وہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی وہ جائیداد جو مدینہ میں ہے میں اس کی حفاظت کروں گا۔ جب میں نے تحریر میں اپنا نام عبدالرحمن لکھا تو اس نے کہا میں عبدالرحمن کو نہیں جانتا تو اپنا نام مکہ جو جاہلیت میں تھا۔ تو میں نے عبد عمرو لکھا۔

بدر کے دن میں پیار کی طرف نکلتا کہ اس کی حفاظت کروں جب سب لوگ سو گئے تو اس کو بلالؓ نے دیکھ لیا وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں گئے اور کہا کہ یہ امیر بن خلف ہے۔ اگر امیر نجات پا گیا تو میری خیر نہیں۔ ان کے ساتھ انصار کے چند لوگ پیچھے نکلے جب مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ ہم تک پہنچ جائیں گے تو میں نے اس کا بیٹا ان کیلئے چھوڑ دیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ (۸۵)

۶۔ عدالت میں کسی مقدمہ کی پیروی اور قانونی نکات کی وضاحت کے ضمن میں بھی ایک روایت ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے ازالۃ الخفاء میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۳﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

عمرفاروقؓ نے عمدہ عزت میں ایک شخص قتل ہو گیا۔ فیصلہ کیلئے مقدمہ آپ ہی کے پاس آیا۔ آپ نے سماعت کے بعد ملزم کو قتل کا مجرم قرار دیا اور اپنے فیصلے میں قاتل کو سزا موت سنائی۔ فیصلے کے اعلان پر مقتول کے ورثہ میں سے بعض نے اعلان کیا کہ انہوں نے قاتل کو معاف کر دیا اور اپنے حصہ سے دستبردار ہو گئے۔

حضرت عمرؓ اپنے فیصلے پر قائم رہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس وقت عدالت میں موجود تھے آپ نے قانونی معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”كانت النفس لهم جميعا فلما عفى هذا احياء النفس فلا يستطيع ان ياخذ حقه حتى ياخذ حق غيره“

(تمام ورثہ قاتل کے خلاف اپنا حق رکھتے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک اپنے حق سے دستبردار ہو جائے اور باقی دستبردار نہ ہوں تو سب کی اتفاق رائے کے بغیر فیصلہ نافذ نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کی رائے سن کر آپ سے کہا پھر مقدمہ کا فیصلہ کس طرح ہو؟ آپ نے کہا:

”ارى ان تجعل الدية عليه في ماله وترفع حصة الذى عفى“

(قاتل ورثہ کو خون بہاوا کرے اور جس نے اپنا حق معاف کر دیا اس کا حصہ منہا کر دیا جائے۔)

پھر حضرت عمر فاروقؓ نے ان کی رائے کے مطابق فیصلہ دیا اور اپنا فیصلہ واپس لے لیا (۸۶)

اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر یوسف گورایہ نے لکھا ہے۔

مندرجہ بالا مقدمہ قتل کی کارروائی یہ ظاہر کرتی ہے:

کہ اسلامی عدلیہ کے سربراہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک ماہر قانون (وکیل) کو عدالت کے روبرو اپنی رائے دینے کی اجازت دی، ماہر قانون نے اپنی آزادانہ رائے کے مطابق قانون کی تشریح کی اور اپنی رائے ظاہر کی۔ عدالت نے وہ رائے قبول کر لی۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ مستند ماہر قانون (ایڈووکیٹ) عدالت ہائے انصاف میں پیش ہونے اور عدالت کے سامنے مقدمہ کے قانونی نکات کی وضاحت اپنے نظریے کے مطابق کرنے میں عدالت کی مدد کرنے کے مجاز نہیں؟ خلافت راشدہ میں ایسے بہت سے مقدمات کا ذکر موجود ہے جن میں قاضی نے ماہر قانون و فقہ (وکیل) سے ماہرانہ رائے طلب کی اور مقدمات کے مختلف پہلو ان ماہرین کی رائے سے اجاگر ہوئے۔ اگر موجودہ وکالت کے پیشے میں مناسب تبدیلیاں کر دی جائیں تو وکالت کا ادارہ مفید نتائج برآمد کر سکتا ہے۔ (۸۷)

۷۔ وکالت بیع کے ضمن میں حضرت عمر فاروقؓ ہی کا یہ اثر ہے۔

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۳۵﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ۶ اپریل ۲۰۰۳ء

حضرت موسیٰ بن انس کے والد انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ان کو سونا چڑھا ایک برتن دیا اور فرمایا جاؤ اس کو فروخت کر دو۔ انہوں نے ایک یہودی کے ہاتھ دو گئے وزن پر فروخت کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ واپس لو۔ یہودی نے کہا۔ کیا میں قیمت میں اضافہ کر دوں؟
”فقال له عمر لا الا بوزنه“ (۸۸)

(آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کو اس کے ہم وزن کے عوض ہی فروخت کرنا ہے۔)

۸۔ حضرت حسین بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ذمہ میرے چند درہم تھے۔ میں نے ان کے پاس کچھ دینار پائے تو انہوں نے میرے ساتھ ایک قاصد بھیجا اور اس سے کہا:

”اذا قامت علی سعر فاعرضا علیہ فان اخذها والا فاشتر له حقة ثم اقضه اياه“ (۸۹)
(جب یہ دینار نرخ کے مطابق (دراہم کے برابر) ہوں تو یہ دینار حسین بن سعد کو دے دینا اگر وہ دینار لے لیں تو درست ورنہ ان دیناروں میں سے ان کا حق (دراہم) خرید لینا اور وہ انہیں ادا کر دینا)

۹۔ کفارات کی ادائیگی میں وکالت سے متعلق حضرت عمرؓ کا عمل یہ ملتا ہے۔ ایک بار آپ نے اپنے عہد خلافت میں ایک قوم کے متعلق قسم اٹھائی کہ میں انہیں کوئی عقیہ نہیں دوں گا۔ پھر ان کے حالات آپ پر واضح ہوئے اور آپ نے انہیں کچھ عقیہ دے دیا۔ اس پر آپ نے اپنے غلام سے فرمایا:

”فاذا انا فعلت ذلک فاطعم عني عشرة مساکین کل مسکین نصف صاع من خنطاً وصاعاً من التمر“ (۹۰)

(جب میں نے ایسا کر دیا ہے تو اب میری طرف سے دس مسکین کو کفارہ قسم ادا کر۔ ہر مسکین کو نصف صاع (قریباً سوادو کو گرام) گندم یا ایک صاع کھجور دو۔)

صحابہ کرام کے ان آثار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نہ صرف اسلام کے تصور وکالت سے آشنا تھے بلکہ اپنے بہت سے امور و معاملات اپنے وکلاء کی وساطت سے سرانجام دیتے۔

اجماع اور وکالت

فقہ اسلامی کا تیسرا بنیادی ماخذ اجماع ہے۔ چونکہ وکالت کی مشروعیت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا تمام فقہاء کا وکالت کے جواز پر اجماع ہے۔ لہذا وکالت سے انکار نہ صرف قرآن و حدیث کا انکار ہے بلکہ اجماع امت سے بھی انکار ہوگا۔

فقہاء کرام نے کتب فقہ میں وکالت پر اجماع ہونے کا ذکر اپنی اپنی کتب میں کیا ہے۔ علامہ علاؤ الدین حنفی نے الدر المنثور میں لکھا ہے:

”علیہ الاجماع“ (۹۱) (وکالت کی صحت پر امت کا اجماع ہے)

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۳۶) صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

”صح التوکیل بالکتاب والسنة والاجماع“ (۹۲)

(وکالت کی صحت قرآن، سنت اور اجماع سے ثابت ہے)

عبدالرحمن جزیری فرماتے ہیں:

”فان اجماع المسلمين عليها من غير ان يخالف فيه احد من ائمتهم“ (۹۳)

(اس کا جواز مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے اور کسی امام نے بھی اس سے اختلاف نہیں کیا)

فقہ الشافعی کے ممتاز فقیہ خطیب الشربینی نے لکھا ہے:

”انعتقدالاجماع على جوازها ولان الحاجة داعية اليها فان الشخص قد يعجز عن قيامه

بمصالحة كلها“ (۹۴)

(وکالت کے جواز پر اجماع ہو چکا ہے کیونکہ ضرورت اس کی مستغنی ہے۔ اس لئے کہ انسان کبھی کئی

مصلحتوں کی بنا پر کسی امور انجام دینے سے عاجز ہوتا ہے۔)

نہایتہمحتاج میں بھی وکالت کے جواز پر اجماع ہونے کا اس طرح ذکر ہے۔ (۹۵)

مالکیوں کے نزدیک بھی وکالت کے جواز پر اجماع ہے۔ چنانچہ ابوالولید محمد بن احمد ابن رشد مالکی

الاندلسی نے لکھا ہے:

”انعتقدالاجماع عليه“ (۹۶) (جواز وکالت پر امت کا اجماع ہے۔)

فقہ حنبلی کے مایہ ناز عالم دین ابن قدامہ نے وکالت کے متعلق لکھا ہے:

”اجمعت الامة على جواز الوکالة فى الجملة ولان الحاجة داعية الى ذلك“ (۹۷)

(جواز وکالت پر امت کا اجماع ہے کیونکہ اس کی عمومی ضرورت ہے ہر شخص کو اپنا ہر کام کرنا نہ ممکن

ہے لہذا اس کی حاجت ضروری ہے۔)

علامہ منصور بن یونس بموتی فرماتے ہیں:

”وهى جائزة اجماعا“ (۹۸) (وکالت اجماعاً ہوتی ہے۔)

تمام فقہاء کا وکالت کے جواز پر اجماع ہی نہیں بلکہ فقہاء وکالت کے استحباب کے بھی قائل ہیں۔

میسے علامہ الشربینی نے قاضی حسین احمد کا قول نقل کیا ہے:

”بل قال القاضى حسين ان قبولها مندوب“ (۹۹)

(قاضی حسین (۱۰۰) کے نزدیک وکالت قبول کرنا مستحب ہے۔)

عمر جد جہد کے فقیہ السید سابق نے استحباب وکالت کا ذکر اس طرح کیا۔

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۴۷) عفر ۱۴۲۴ھ ۱۵ اپریل ۲۰۰۳ء
 "اجمع المسلمین علی جوازہابل علی استحبابہا لانہا نوع من التعاون علی البر
 والتقویٰ (۱۰۱)

(جو فقہاء و کالت کے استہاب کے قائل ہیں ان کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:
 "وتعاونوا علی البر والتقویٰ" (۱۰۳) اور لوگوں کے ساتھ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرو۔)
 حضرت ابوہریرہؓ سے مروی یہ حدیث بھی وکالت کا استہاب ثابت کرتی ہے۔

"واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیه" (۱۰۲)
 (اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں اس وقت مصروف رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے)
 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف خصوصیتیں اور طبیعتیں عطا فرمائی ہیں۔ کسی کو طاقتور بنایا اور کسی
 کو کمزور اس لئے ہر شخص میں تمام امور خود انجام دینے کی آمادگی و صلاحیت نہیں ہوتی اور نہ ہی ایک
 شخص تمام معاملات کو پوری طرح سمجھنے اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لہذا اس امر کی ضرورت
 ہے کہ کمزور اور صلاحیت سے محروم لوگ اپنے کام ایسے لوگوں کے سپرد کریں جو ضروری قوت
 اور صلاحیت کے حامل ہوں۔ لہذا اس ضرورت کے تحت وکالت قبول کرنا مستحب ہے۔
 ان تمام دلائل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وکالت وہ امر ہے جس کی مشروریت اور جواز قرآن مجید،
 حدیث رسول ﷺ، آثار صحابہ، امت مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ لہذا بروہ قابل نیابت معاہدہ
 جو ضرورتاً جائز ہو اور انسان خود کر سکتا ہے اس کیلئے دوسرے شخص کو بھی اپنا وکیل یا نائب بنانا جائز ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- ۱- ابوداؤد، (کتاب البیوع، باب فی الرجل یتربی مال الرجل بغیر اذنه)، ۴۸۰/۲
- ۲- حدیث غار کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے تین شخص کہیں جا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی۔ بارش سے بچنے کیلئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ اتفاق سے اس پہاڑ سے ایک چٹان لڑھکی اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ پھر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کیا ہو واسطہ دے کہ اللہ تعالیٰ سے غار کا منہ کھلنے کی دعا کرو اس پر ان میں سے ایک نے کہا:

”اے اللہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے میں اپنے مویشی چرانے کے بعد ان کا دودھ دھو کر سب سے پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا پھر اپنے بیوی بچوں کو بلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی۔ واپسی پر میرے والدین سو چکے تھے۔ میں نے انہیں جگایا نہیں۔ بچے بھوک کی وجہ سے میرے قدموں میں پڑے رو رہے تھے اور میں دودھ کا پھال لئے کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرا یہ کام تیری خوشنودی کیلئے تھا تو غار کے منہ سے اس چٹان کو ہٹا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس دعا کے بعد کچھ راستہ بن گیا۔

پھر دوسرے شخص نے دعا کی۔ اے اللہ میں اپنے چچا کی لڑکی سے بہت محبت کرتا تھا۔ ایک دن اس نے کہا کہ مجھے سو دنار دے اور ہمارا مقصد پورا کر۔ میں نے آہستہ آہستہ ایک سو دنار اکٹھے کئے۔ ایک روز میں اور وہ لیکے تھے اور خواہش کی تکمیل کا ارادہ کیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو۔ میں کھڑا ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ عمل تیری خوشنودی کے لئے تھا تو ہمارا راستہ بنا دیجئے۔ اس کے بعد دو تہائی راستہ بن گیا۔

اس کے بعد تیسرے شخص نے یہ دعا کی اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ”بفرق من ذرة“ جواریا کئی چھانٹے کا کام لیا (مسلم کی روایت میں ”بفرق اللز“ یعنی چاول (چھانٹے کا کام ہے) جب میں نے اسے اس کی مزدوری دی تو اس نے وہ مزدوری لینے سے انکار کیا۔ میں نے اس جواریا چاول کو زمین میں کاشت کیا۔ یہ فصل اتنی زیادہ ہوئی کہ اسے فروخت کر کے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خریدا پھر ایک روز اس مزدور نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا یہ بیل اور چرواہا لے جاؤ۔ یہ تمہارے ہیں۔ اس نے مذاق سمجھا میں نے کہا یہ یہ مذاق نہیں بلکہ حقیقت ہے۔

اے اللہ تیرے نزدیک اگر یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تو ہمارے لئے راستہ بنا دے۔ آپ ﷺ

- علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۲۹﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء
- نے فرمایا پھر ان کیلئے مکمل راستہ مکمل گیا۔ (البناری) "کتاب البیوع" باب اذا اشتری شیاء لغيره بغیر اذنه" ۲۹۴/۱- مسلم "کتاب الذکر" باب قه صاحب النار الثلاثة، ۳۵۳/۲-
- ۳- باقی ساتھیوں کے نام یہ ہیں۔ میکسلیناہ، موٹونس، سنونس، سارینونس، نونواس اور کسطنطینس (پیر کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، ۲۲/۳)
- ۴- پیر کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، ۱۳/۳-۱۳-
- ۵- ابوبکر جصاص، احکام القرآن، دارالکتب العربیہ، بیروت، (ت-ن)، ۲۱۳/۳-
- ۶- ابوامیہ بن صفیرہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کا والد اور قریش میں سب سے زیادہ معمر شخص تھا۔ اور یہ قریش کا مشیر تھا۔ (ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، تحقیق، مصطفی السقا و دیگر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۳۶ء، حاشیہ نمبر ۳، جلد ۱، ص: ۲۰۹)
- ۷- اس دروازے کو عہد جاہلیت میں باب بنی عبد المطلب اور عہد رسالت میں باب بنی شیبہ کہا جاتا۔ اب اسے باب السلام کہا جاتا ہے (ایضاً حاشیہ نمبر ۴)
- ۸- ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ۲۰۹/۱-
- ۹- محمد حسین بیگل، حیات محمد، ترجمہ ابو یحیی امام خان نوشیروی، علم و عرفان پبلیکیشنز، لاہور ۱۹۹۹ء، ص: ۱۵۰-۱۵۱)
- ۱۰- سورۃ الانعام، ۳۸/۶-
- ۱۱- سورۃ النحل، ۸۹/۱۶-
- ۱۲- سورۃ النساء، ۳۵/۴-
- ۱۳- بیضاوی، انوار التنزیل، ۹۰/۱-
- ۱۴- جصاص، احکام القرآن، ۱۹۱/۲-
- ۱۵- قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۷۷/۵-
- ۱۶- امام سبکی، مکتبہ المجموع، المکتبۃ السلفیہ، مدینہ منورہ، (ت-ن)، ۹۳/۱۳-
- ۱۷- سورۃ الاعراف، ۱۵۸/۷-
- ۱۸- ابن العربی، احکام القرآن، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۷۲ء، ۱۵۰۰/۳-
- ۱۹- سورۃ التوبہ، ۶۰/۹-
- ۲۰- عبد الرحمن، التفسیر المنیر فی العقیدہ والشرعیۃ، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۱ء، ۲۶۷/۱۰-
- ۲۱- ابن کثیر، التفسیر، المکتبۃ السلفیہ، مدینہ منورہ، ۱۹۸۱ء، ۸۷/۵-

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۵۰﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

- ۲۲- سورة يوسف، ۵۵/۱۲
- ۲۳- شوکانی، نیل الاوطار، ۹/۷
- ۲۴- السید سابق، فقہ السنہ، دار الکتاب العربیہ، بیروت، ۱۹۷۱ء، ۲۲۹/۳
- ۲۵- سورة يوسف، ۹۳/۱۲
- ۲۶- ابن العربی، احکام القرآن، دار المعرفۃ، ۱۲۲۸/۳
- الرحلی، التفسیر المنیر، ۲۳۳/۱۵
- ۲۷- سورة الکہف، ۱۹/۱۸
- ۲۸- ابن العربی، احکام القرآن، دار المعرفۃ، ۱۲۳۱/۳
- ۲۹- جصاص، احکام القرآن، ۲۱۳/۳
- ۳۰- الرحلی، التفسیر المنیر، ۲۳۳/۱۵
- ۳۱- سورة السجدہ، ۱۱/۳۲
- ۳۲- قرطبی، المباح لاحکام القرآن، ۹۴/۱۳- ابن العربی، احکام القرآن، ۱۵۰۰/۳
- ۳۳- سورة النساء، ۱۰۵/۴
- ۳۴- جسٹس تنزیل الرحمن "اسلامی نظام عدل" (خلاصہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل، پی ایل ڈی) جرنل سیکشن جلد XXXIX، ۹۱۸۷، آل پاکستان لیگل ڈسینز، لاہور، ۶۷/۵
- ۳۵- سورة النساء، ۱۰۶/۳-۱۰۹
- ۳۶- قرطبی، المباح لاحکام القرآن، ۳۷۷/۵
- ۳۷- البخاری، (کتاب الوکالۃ، ۳۰۸/۱-۳۱۱)
- علامہ ابن جر عتقلانی نے امام بخاری کی ان احادیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ ان چھبیس روایات میں سے چھ آثار صحابہ، چھ متعلق اور باقی موصول روایات ہیں۔ ان میں سے بارہ روایات کا ذکر اس سے قبل بھی آچکا ہے۔ امام مسلم نے پانچ روایات کے علاوہ باقی تمام روایات کی تخریج کی ہے۔ (ابن جر، فتح الباری، ۳۹۳/۴)
- ۳۸- ابوداؤد، (کتاب الاقضية، باب الوکالۃ) ۵۱۱/۲
- ۳۹- دار قطنی، سنن (کتاب الکاتب، باب الوکالۃ، سید عبد اللہ ہاشم، مدینہ منورہ، ۱۹۶۶ء، ۱۵۳/۳)
- ۴۰- بیہقی، السنن الکبری، (کتاب الوکالۃ، دار الفکر، (ت-ن) ۸۰/۶-۸۲
- ۴۱- بغوی، شرح السنہ، (باب التوکیل)، المکتبۃ الاسلامی، بیروت، ۲۱۸/۸، ۱۹۸۳ء

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۵۱) صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

۴۲- ابن تیمیہ، مستقی الاخبار، (حدیث نمبر ۳۰۲۸-۳۰۴۲)، دار الفکر،

بیروت، ۱۹۷۹ء، ۳۷۵/۲-۳۷۸

۴۳- ظفر احمد عثمانی، اعلاء السنن، ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ،

کراچی، (ت-ن)، ۱۵/۶-۳۰-۳۴۰

۴۴- البخاری، (کتاب الوکالۃ)، ۳۰۸/۱-۳۱۱

۴۵- ابن ماجہ کی روایت میں ایک بکری خریدنے کا ذکر ہے۔

۴۶- ابوداؤد، (کتاب البیوع، باب فی المضارب بخالت)، ۴۸۰/۲

ابن ماجہ، (کتاب الصدقات، باب الایمن - تبریہ فیہر) نور محمد، کراچی، ۱۳۸۱، ص: ۱۷۳

۴۷- بغوی، شرح السنہ، ۳۱۸/۸

۴۸- ابوداؤد، ۳۸۰/۲- ترمذی (ابواب البیوع، باب ماجا فی اشتراط الولاء)، ۱۷۱/۱

۴۹- ابوداؤد، (کتاب الاقصیہ، باب الوکالۃ)، ۵۱۱/۲- دار قطنی، (کتاب الکاتب، باب الوکالۃ)

۱۵۳/۳-۱۵۵

۵۰- ظفر احمد، اعلاء السنن، ۳۱۸/۱۵

۵۱- البخاری (کتاب الحارثین، باب الاعتراف بالزنی)، ۱۰۰۸/۲- مسلم (کتاب الحدود، باب

حد الزنا)، ۶۹/۲

۵۲- ظفر احمد عثمانی، اعلاء السنن، ۳۱۱/۱۵

۵۳- ابن سعد، طبقات الکبری، دار صادر، بیروت، (ت-ن)، ۹۹/۸

۵۴- نسائی، سنن، (کتاب النکاح، باب نکاح الابن امہ) قدیمی کتب خانہ، کراچی،

(ت-ن)، ۷۶/۲- امام احمد، ۲۹۵/۶

۵۵- ابن سعد، طبقات الکبری، ۱۳۳/۸

۵۶- البخاری، (کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ المرأة للام)، ۳۱۰/۱

۵۷- نسائی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور کچھ لے آؤ خواہ

لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ گئے اور انہیں کوئی چیز بھی نہ ملی پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں قرآن

مجید کی کچھ سورتیں یاد ہیں۔ اس لئے کہا ہاں تو پھر آپ نے قرآن مجید پڑھانے کا ذکر فرمایا (نسائی، کتاب

النکاح، باب ذکر امر رسول اللہ فی النکاح، ۶۷/۲)

۵۸- البخاری، (کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجل فترک الوکیل)، ۳۱۰/۱

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۵۲﴾ صفر ۱۴۲۳ھ ۱۶ اپریل ۲۰۰۳ء

- ۵۹- ایضاً، (باب وكالة الشريك في القسمة، ۳۰۸/۱)
- ۶۰- ایضاً
- ۶۱- شوکانی، نیل اللوطار، ۹/۷
- ۶۲- البخاری، (کتاب الوكالة باب الوكالة الشاهد والغائب جائزة)، ۳۰۹/۱
- ایضاً، (کتاب الاستراض، باب حسن القضاء)، ۳۲۲/۱
- ۶۳- سید سابق، فقہ السنہ، ۲۳۳/۳
- ۶۴- عثمانی، اعلاء السنن، ۳۲۵/۱۵
- ۶۵- قیراط ایک وزنی پیمانہ ہے جو عربوں نے اسلام سے بہت پہلے بوزنظیوں سے لئے۔ اس وقت قیراط کا وزن ۰.۰۱۹ گرام کے برابر تھا (زمبابور، قیراط، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۹۷۸ء، جلد ۲، ص: ۵۲۹)
- ۶۶- ابو داؤد، (کتاب البيوع، باب في قسمين العارية)، ۵۰۲/۲- امام احمد، ۲۲۲/۴
- ۶۷- سلسلہ کا نام شامہ تھا۔ یہ عام الوفور ۹ھ میں وفد بنی حنیفہ کے ساتھ مدینہ منورہ آیا اس نے وفد کے باقی ارکان کے ساتھ دربار رسالت میں حاضری نہیں دی بلکہ غرور و تکبر اور انگار کا اظہار کیا۔ اس نے کہا اگر محمد (ﷺ) نے کاروبار حکومت کو اپنے بعد میرے حوالے کرنا طے کیا تو میں ان کی پیروی کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے مذکورہ کلام فرمایا۔ (ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۸۷/۸-۹۳)
- ۶۸- آپ انصار کے خطیب تھے اور عربی کے مشہور شاعر امراء القیس کے سلسلہ سے تھے۔ سورۃ الحجرات کی آیت رفع صوت آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ (ابن اثیر، اسد الغابہ، ترجمہ عبد الشکور فاروقی، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۴۰۷ھ، ۴/۲)
- ۶۹- البخاری، (کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفۃ وحديث شامة)، ۶۲۸/۲
- ۷۰- نسائی کی ایک روایت کے مطابق ابو عمر بن حفص ایک جہاد میں یمن کی طرف گیا تھا۔ ۱۱۸/۲
- ۷۱- مسلم، (کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة تما)، ۴۸۳/۱- نسائی (کتاب النکاح، باب خطبة الرجل اذا ترك الخطب او اذن له)، ۷۳/۲
- ایضاً باب الرخصة المبسوطة من بيتا، ۱۱۹/۲
- ۷۲- البخاری، (کتاب الزکاة باب اذا تصدق علی ابنه وحوالہ)، ۱۹۱/۱

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۵۳﴾ صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

- ۷۳- ابن تیمیہ، مستقی الاخبار، ۳/۲-۳۷۸-۳۷۹
- ۷۴- اس ولید سے مراد ولید بن عقبہ بن معیط ہے جسے حضرت عثمانؓ نے کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے سعید بن عاص کو عامل مقرر کیا۔ (محمد تقی عثمانی، محکمہ قمع الملحم، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، ۱۳۰۷ھ/۲۹۸۴) یہ یوم الفتح الکبیر پر اسلام لایا۔ سورۃ المہجرات کی آیت، ان جاء فلاح بنہا اسی کیلئے نازل ہوئی۔ جب حضور ﷺ نے اسے حبیدہ بنی مصطلق کی طرف وصولی زکوٰۃ کے لئے بھیجا تھا (ابن سعد، الطبقات الکبیر، ۲۴/۶)
- ابن الاثیر، اسد الغابہ، تحقیق شیخ علی محمد ودیگر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۴ء، ۵/۳۲۰
- ۷۵- مسلم، (کتاب الحدود، باب حد النمر)، ۲/۷۲-۷۳
- ۷۶- سرخسی، المبسوط، ۱۹/۳
- ۷۷- قفراحمد عثمانی، اعلاء السنن، ۱۵/۳۱۱
- ۷۸- یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کئی بک اشمان ان لاتزال محاصرا" کسی آدمی کے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہمیشہ جھگڑتا رہے (ترمذی، ابواب البر واصلوۃ، باب ما جاء فی الرءاء، ۲۰۴-۲۰۵ ابن جریر قمع الباری، ۱۸۱/۱۳)
- ۷۹- بیہقی، (کتاب الوکالۃ، باب التوکیل فی الخصومات، مع المنصور والنفیۃ، ۸۱/۶، ابن ابی شیبہ) کتاب البیوع، باب فی الوکالۃ فی الخصومات "ادارۃ اقرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۹۸۶ء، ۷/۲۹۹
- ۸۰- حضرت عقیل بن ابی طالب بن ہاشم ابوزید حضور ﷺ کے چچا کے بیٹے تھے۔ صلح حدیبیہ سے قبل اسلام لائے۔ جنگ موتہ میں آپ نے شرکت کی۔ آپ قریش کے نسب ناموں اور ان کے تاریخی ایام کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے (صفی الدین خزرچی، خلاصۃ تہذیب الکمال، المکتبۃ الاثریہ، ساکنہ بل، (ت-ن) ۲۳۸-۲۳۹-۲۳۹-۲۳۹ احمد بن یحییٰ بلاذری، انساب الاشراف، موسسۃ الاعلیٰ المطبوعات، بیروت، ۱۹۷۶ء، ۲/۶۹-۷۰)
- ۸۱- عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ابوجعفر بن ذی البناہین حبشہ میں مہاجرین میں سے سب سے پہلے پیدا ہوئے اور ۸۰ھ کو فوت ہوئے۔ (الخرزرجی، خلاصۃ تہذیب، ۲/۳۶۶)
- ۸۲- امام سبکی، المجموع شرح المذنب بمحمد شرح المذنب، ۱۳/۹۸
- ۸۳- ایضاً
- ۸۴- اسید بن خلف اسلام کا شدید ترین دشمن اور مکہ مکرمہ میں حضرت بلالؓ کا آقا تھا۔ اس نے

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی (۵۴) صفر ۱۴۲۲ھ ☆ اپریل ۲۰۰۳ء

آپ کو قبولیت اسلام کے بعد شیعہ اذیتیں دی تھیں۔

- ۸۵- البخاری، (کتاب الوکالت، باب اذا وکل المسلم حربیاً فی دار الحرب)، ۳۰۸/۱۔
- ۸۶- شاہ ولی، ازالة الغلاء، ترجمہ اشتیاق احمد، قدیمی کتب خانہ، کراچی، (ت-ن)، ۳۶۳/۳۔
- اسی طرح کی ایک اور روایت امام عبدالرزاق کی المصنف میں بھی موجود ہے۔ (کتاب العقول، باب الغلو، منشورات المجلس العلمی، بیروت، ۱۹۷۰ء، ۱۳/۱۰)
- ۸۷- خلفاء محمد (ابوبکر و عمر) کے عہد میں عدلیہ و انتظامیہ ترجمہ محمود عالم قریشی، نقوش رسول نمبر، شمارہ نمبر ۱۳، جنوری ۱۹۸۵ء، ادارہ فروغ اردو، لاہور، ۵۶۸/۱۳۔
- ۸۸- ظفر احمد عثمانی، اعلاء السنن، ۳۱۸/۱۵۔
- ۸۹- ایضاً
- ۹۰- سرخسی، المبسوط، ۱۳۹/۸
- ۹۱- علاؤ الدین، الدر المختار، ص: ۶۸۳
- ۹۲- ابن نجیم، البحر الرائق، ۱۳۱/۷
- ۹۳- جزیری، کتاب الفقہ، ۱۶۸/۳
- ۹۴- الشربینی، مفتی المحتاج، ۲۱۷/۲
- ۹۵- شمس الدین، خایة المحتاج، ۱۵/۵
- ۹۶- ابن رشد، بدایة المجتہد، فاران اکیڈمی، لاہور، (ت-ن)، ۲۲۶/۲
- ۹۷- ابن قدامہ، المغنی، ۸۷/۵
- ۹۸- بھوئی، کثافت القناع، عالم الکتب، بیروت، ۱۹۸۳ء، ۳۶۱/۳
- ۹۹- الشربینی، مفتی المحتاج، ۲۱۷/۲
- ۱۰۰- قاضی حسین سے مراد احمد بن حسین بروی م ۳۷۰ھ میں آپ کا شمار عراق کے عظیم فقہاء میں جوتا ہے۔

(حاجی خلیفہ، کشف الظنون من اسماء الکتاب والفنون، مکتبہ اللہش بیروت، (ت-ن)، ۲۰/۱)

- ۱۰۱- السید سابق، فقہ السنہ، ۲۲۹/۳
- ۱۰۲- سورة المائدہ، ۲/۵
- ۱۰۳- امام احمد، ۵۱۳/۲
- اسی مسند کے صفحہ ۲۷۴ پر بھی یہ روایت موجود ہے لیکن وہاں عون العبد کی بجائے عون البر کے الفاظ ہیں۔